السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی بی بی ہندہ کو طلاق صریح دیا پھر کچھ روز بعد رجعت کر لیا پھر مدت کے بعد طلاق کسی شرط پر موقوف کیا اور وہ شرط بھی وقوع میں آ گئی اس کے بعد بھی رجعت کر لیا پھر مدت کے بعد ایک اور طلاق صریح واقع کیا۔ اب حاصل سوال یہ ہے کہ شرط والی طلاق اہل حدیث کے یہاں معتبر ہے یا نہیں؟ اگر معتبر نہیں ہے تو رجعت صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرط والی طلاق معتبر ہے یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کسی شرط پر طلاق دے اور وہ شرط وقوع میں آ جائے تو وہ طلاق اس کی زوجہ پر پڑ جائے گی اس مسئلے میں اہل حدیث اور غیر اہل حدیث میں اختلاف نہیں ہے ہاں اختلاف ایک دوسرے مسئلے میں ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کوئی اجنبیہ کو جو اس کی زوجہ نہیں ہے یوں کہے کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کروں تو یہ طالق ہے یا عام طور پر یوں کہے کہ " میں جس عورت سے نکاح کروں وہ طالق ہے "اس مسئلے میں اہلحدیث اور غیر اہلحدیث میں اختلاف ہے اس مسئلے کے متعلق فتح الباری (ص 339 مصری) میں یہ عبارت ہے۔

"وہذہ المسالۃ من الخلافیات الشہیرۃ وللعلماء فیہ مذاہب الوقوع مطلقا وعدم الوقوع مطلقا والتفصیل بین ما اذا عین او عمم ومنہم من توقف فقال بعدم الوقوع الجمہور وہو قول الشافعي وابن مهدي واحمد واسحاق وداود واتباعہم "

نکلتی ہے اور یہ جانتا بھی ہوتا ہے کہ کیا بول رہا ہوں۔

اب جاننا چاہیے کہ اعلیٰ اور اوسط درجے کے غصے میں طلاق نہیں پڑتی اور ادنی درجے کے غصے میں پڑ جاتی ہے جو شخص مذکور جس کی نسبت سوال ہے اپنے غصے کی حالت کو خیال کرے کہ جس وقت اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا تھا اس وقت اس کا غصہ کس درجے کا تھا؟ اگر اعلیٰ یا اوسط درجہ کا تھا تو طلاق نہیں پڑی اور اگر ادنیٰ درجہ کا تھا تو پڑ گئی لیکن اگر عورت مدخولہ ہے تو بائن نہیں صرف رجعی طلاق پڑی جس میں عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے یعنی اگر اس قدر دو معتبر آدمیوں کت روبرو کہہ دے کہ میں نے اپنی زوجہ کو جو طلاق دیا تھا اسے میں نے واپس لے لیا تو اس کی زوجہ بدستور زوجہ باقی رہے گی اور اگر عدت گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح ہو سکتا ہے اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی لیکن عدت کے اندر خواہ عدت کے بعد بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح جائز ہے زاد المعاد (2044/2) میں ہے۔

"والغضب علی ثلاثۃ اقسام احدہا ما یزیل العقل فلا یشعر صاحبہ بما قال وہذا لا یقع طلاقہ بلا نزاع والثانی ما یکون فی مبادیہ بحیث لا یمنع صاحبہ بما قال وہذا لا یقع طلاقہ بلا نزاع والثانی ما یکون فی مبادیہ بحیث لا یمنع صاحبہ من تصور ما یقول وقصدہ فہذا یقع طلاقہ الثالث ان یستحکم ویشتد بہ فلا یزیل عقلہ بالکلیۃ ولکن یحول بینہ وبین نیتہ بحیث یندم علی ما فرط منہ اذا زال فہذا محل نظر وعدم الوقوع فی ہذہ الحالۃ قوي متج

غصے کی تین قسمیں ہیں۔)

ایک قسم وہ ہے جس میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے اور اس وقت جو بات غضبناک آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اسے کچھ خبر نہیں ہوتی کہ وہ کیا بول رہا ہے اس میں تو بلا نزاع طلاق واقع نہیں ہوتی۔ 1۔

دوسری قسم یہ ہے کہ اس قسم کے غصے کے دوران میں اس کو یہ خبر رہتی ہے کہ وہ کیا بول رہا ہے اور کیا ارادہ رکھتا ہے؟ اس صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے۔ 2۔

تیسری قسم یہ ہے کہ اس کا غصہ تو مستحکم اور شدید ہوتا ہے لیکن اس کی عقل بالکل زائل ہوتی البتہ وہ اس کے اور اس کی نیت کے درمیان اس طرح حائل ہو جاتی ہے کہ اسے غصے کے دور ہونے پر وہ اپنے کیے پر نادم ہوتا 3۔ ہے۔ یہ قسم محل نظر ہے اس حالت میں طلاق کا عدم وقوع قوی اور مناسب ہے) صحیح مسلم (4771 چھاپہ دہلی) میں ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً، [1] الحدیث"

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی)

صفحہ (478) میں ہے۔

]عن طاوس ان ابا الصہباء قال لابن عباس رضی اللہ عنہ: اتعلم انما کانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وثلاثا من امارۃ عمر؟ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہ نعم "[2]"

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے بلاشبہ ابو الصہبا رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کیا آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی؟ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں)

سورۃ بقرہ میں ہے

وَإِذا طَلَّقتُمُ النِّساءَ فَبَلَغنَ أَجَلَهُنَّ فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزو‌ٰجَهُنَّ إِذا تَر‌ٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ .... ٢٣٢ ... سورة البقرة

(اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اس سے نہ روکو کہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کر لیں جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہو جائیں)

---

[1] صحیح مسلم رقم الحدیث (1472)

[2] صحیح مسلم رقم الحدیث (1472)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 546

محدث فتویٰ